پروگرام نمبر : 08 اگست 2023ء

# پروگرام
## تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے
اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

# تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

## خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسب سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔ سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 08 AUG 2023

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..........................صوبہ.................

بتاریخ:....................بروز..........................

زیرصدارت مکرم :

| | |
|---|---|
| تلاوت | |
| عہد | |
| نظم | |
| درسِ حدیث | |
| ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ | |
| ارشاد حضور انور ایدہ اللہ | |
| نظم | |
| تقریر | |
| صدارتی تقریر | |
| دعا | |

## حاضری:

| | |
|---|---|
| انصار : | دیگر حاضرین : |

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

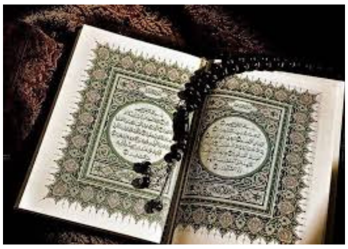

# تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ ○ (البقرہ:246) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ
سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرہ: 262,263) وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا
وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ (البقرہ:266)

ترجمہ:

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

## اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

”اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں تمہاری مجموعی دولت میں کمی نہ آئے تو یاد رکھو کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہو گے۔“ (الفضل 9 دسمبر 1990ء)

# عہدِ انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

# خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا!

| | | |
|---|---|---|
| کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی؟ | | اُٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی |
| کہاں تک جوشِ آمال و اَمانی | | یہ سو سَو چھید ہیں تم میں نہانی |
| تو پھر کیونکر ملے وہ یارِ جانی | | کہاں غِربال میں رہتا ہے پانی |
| کرو کچھ فِکر ملکِ جاودانی | | یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی |
| بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی | | مگر دل میں یہی تم نے ہے ٹھانی |
| خدا نے اپنی رہ مجھ کو بتا دی | | فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی |
| خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا | | کہ سوچو عزتِ خیرُ البرایاُ |
| ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھا دی | | فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی |

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

درسِ حدیث

# یَا اِبْنَ آدَمَ ! اَلْمَالُ مَالِیْ۔

ایک حدیث قدسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سارا مال میرا ہی مال ہے۔

(از ادب الضیافۃ بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ)

---

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصّہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جارہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سُنی کہ اے بادل فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جاداخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سُنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سُنی تھی کہ اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا۔ اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

(مسلم کتاب الزھد باب الصدقۃ فی المساکین)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

● ● ●

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا!

''ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال میں سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے، وہ سلسلہ کے معارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بہ ماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو۔ تو اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83)

''بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ نصّ صریح ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلّی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ! جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔''

(رپوٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 79۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 178)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

# چندوں کی تحریک ہمیشہ ہوتی رہے گی!

بعض لوگ ایسے بھی ہیں، چند ایک ہی ہیں، جو مالی لحاظ سے بہت وسعت رکھتے ہیں لیکن چندے اس معیار کے نہیں دیتے اور یہ باتیں کرتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ جماعت کے پاس تو بہت پیسہ ہے اس لئے جماعت کو چندوں کی ضرورت نہیں ہے، جو ہم دے رہے ہیں ٹھیک ہے۔ جماعت کے پاس بہت پیسہ ہے یا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پیسے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ برکت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے معترضین اور مخالفین کو بھی یہ بہت نظر آتا ہے۔ معترضین تو شاید اپنی بچت کے لئے کرتے ہیں اور مخالفین کو اللہ تعالیٰ ویسے ہی کئی گنا کر کے دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ برکت ڈالتا ہے اور بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ مَیں نے یہاں بعض اپنوں کا ذکر کیا تھا جو کہتے ہیں کہ پیسہ بہت ہے اس لئے یہ بھی ہونا چاہئے اور یہ بھی ہونا چاہئے اور خود ان کے چندوں کے معیار اتنے نہیں ہوتے۔ عموماً جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی منصوبہ بندی سے خرچ کرتی ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کرنے والے بے فکر رہیں اور چندہ نہ دینے کے بہانے تلاش کرنے کی بجائے اپنے فرائض پورے کریں۔

چندوں کی تحریک تو ہمیشہ جماعت میں ہوگی، ہوئی اور ہوتی رہے گی کہ ایمان میں مضبوطی کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہمیں بتایا ہے۔ دنیا کی تمام منصوبہ بندیوں میں مال کی ضرورت پڑتی ہے، اس کا بہت زیادہ دخل ہے اور یہ منصوبہ بندی جس میں مال دین کی مضبوطی کے لئے خرچ ہو رہا ہو اور جس کے خرچ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دے رہا ہو کہ تمہارے خوف بھی دور ہوں گے اور تمہارے غم بھی دور ہوں گے اور اجر بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اتنا اجر ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں تو اس سے زیادہ مال کا اور کیا بہتر استعمال ہو سکتا ہے۔ ہر دینے والا جب اس نیت سے دیتا ہے کہ مَیں دین کی خاطر دے رہا ہوں تو اس نے اپنا ثواب لے لیا۔ کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے، اول تو صحیح طریقے سے خرچ ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں تھوڑی بہت کمزوری ہے بھی تو چندہ دینے والے کو بہر حال ثواب مل گیا۔ اس لئے ہمیشہ ہر وہ احمدی جس کے دل میں کبھی انقباض پیدا ہو وہ اپنے اس انقباض کو دور کرے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جنوری 2007ء)

منظوم کلام

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ

# مال کا منتر

نوٹ اور اشرفی تو بِچھُّو ہیں
ہاتھ ان پر نہ ڈال بڑھ بڑھ کر
ہاں اگر سیکھ لے تُو وہ مَنتر
زہر جس سے نہ چڑھ سکے تجھ پر
یعنی کسبِ حلال کا ہو مال
حق کے رستے میں خرچ ہو وہ زر
تب نہیں ڈر کسی ہَلاکت کا
کہ وہ ہے فضلِ رازقِ اکبر
ورنہ پھر آخرت میں یہ بِچھُّو
ڈنک ماریں گے تیری رَگ رَگ پر

الفضل 6 اگست 1943

(بحوالہ: بخارِ دل صفحہ 196)

**تقریر:** اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ”

## مالی قربانی کی اہمیت و برکات

قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔ اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے قربانی، قرب الٰہی کا موجب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی معرکۃ الآرء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی میں قرب الٰہی کے جن آٹھ مختلف ذرائع کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں قربانی کو مجاہدہ کے ذیل میں رکھا ہے۔ مجاہدہ کے متعلق ارشاد ربانی ہے : وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 70) یعنی جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔

مجاہدہ چونکہ ایک مسلسل کوشش کا نام ہے لھذا اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں قرب الٰہی کیلئے اپنی پیاری جماعت سے قربانی کا مطالبہ فرماتا رہا ہے۔ چنانچہ تاریخ انبیاء بتاتی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں لوگ خدا کو خوش کرنے کیلئے اپنی اولاد کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔ پھر آقائے نامدار حضرت رسول مقبول ﷺ کے مبارک دور میں صحابہ رضوان اللہ علیہم سے جہاد بالنفس کا مطالبہ کیا گیا اور انہوں نے انتہائی جذبۂ عشق و محبت میں سرشار ہوکر جان کے نذرانے پیش کرتے ہوئے اس کے بدلے میں ابدی جنت خرید لی۔ جبکہ آخرین منھم سے موسوم گروہ کی نسبت فرمایا: تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ(الصف 12) یعنی تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، وہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

اس ضمن حضرت ام المومنینؓ فرماتی ہیں: مالی قربانی بھی جانی قربانی سے درجہ میں کم نہیں ہے۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ جان کو قربان کرنا مال کو قربان کرنے سے زیادہ آسان خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور شعر ہے کہ

گر جان طلبی مضائقہ نیست جو زر طلبی سخن دریں است (یعنی چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔)

(بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان: مورخہ 7 نومبر 1946ء)

حضرات! قرآن مجید کا ایک سرسری مطالعہ کرنے والا بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی ہر کوشش کا اس کو ضرور بدلہ دیتا ہے۔ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص رضائے الٰہی کیلئے مالی قربانی پیش کرے اور اس کا بہترین اجر نہ پائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرۃ 262) یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ بندے کی مالی قربانی کو بطور قرضہ حسنہ قبول کر کے اس کو یقین دلاتا ہے کہ میں ضرور اس کو واپس کروں گا۔فرمایا:
مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید:12) یعنی کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔

سامعین گرامی! قرآن کریم سے اس بات کے بین شواہد بھی ملتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اپنے پیارے مؤمن بندوں سے ہی مالی قربانی کا مطالبہ کیا ہے۔اور ان سے اس توقع کے ساتھ مالی قربانی کی تحریک فرمائی ہے کہ وہ خوش وخرم اس راہ میں اپنا کمایا ہوا مال نچھاور کرنے کیلئے ہر آن تیار ہیں۔جبکہ منافقین اور دیگر مذاہب والے ہمیشہ اسلام کی مالی قربانی کو اعتراض کا نشانہ بنایا ہے۔اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

قرآن کریم میں یہود کا یہ اعتراض ان الفاظ میں بیان ہوا ہے وقالتِ الیھو دُ یدُ اللہِ مَغلُولَۃٌ (مائدہ ع۹) یعنی یہود چندوں وغیرہ کے مطالبات کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ خواہ مخواہ انہوں نے قوم پر بوجھ ڈال دیا ہے۔کیا خدا تعالیٰ کے خزانوں میں کمی ہے کہ ہمارے محدود اموال کو وہ خرچ کرائے گا جس کو اس نے دینا ہوگا خود دیدیگا...اسی طرح عام کفار کے متعلق بھی قرآن میں آتا ہے۔اور ان میں یہود و نصاریٰ سب ہی شامل ہیں کہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (یٰس 48) یعنی جب لوگوں کو محمد رسول اللہؐ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو تم کو مال دیا ہے وہ صرف تمہارے لئے نہیں ہے سب دنیا کے لئے ہے...پھر یہ کہ کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم تو بڑے ہی بے راہ ہو کہ اس طرح اپنے اموال کو تباہ کرتے ہو۔ (از تفسیر کبیر جلد 4 ص)

سامعین کرام! جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کی مختلف شاخیں ہیں۔اس میں سب سے اہم زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔جو کہ ہر صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہے۔زکوٰۃ ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟ اس سلسلہ میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ 1۔لوگ جن ذرائع سے دولت کماتے ہیں مثلاً زمین، پانی اور معدنیات وغیرہ۔وہ تمام بنی نوع انسان کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔2۔ ہر مال کے پیدا کرنے میں لازماً دولت پیدا کرنے والے شخص کے علاوہ بے شمار دوسرے لوگوں کی امداد کا بھی حصہ ہوتا ہے۔پس دوسرے لوگوں کا حصہ ادا کرنے اور اس طرح سے مال کو دوسروں کے حق سے پاک کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا مقدس فریضہ عائد کیا ہے۔

(ماخوذ از فقہ احمدیہ)

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔یہ بنیادی حکم ہے۔جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہئے۔پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 31/مارچ 2006ء)

ہر صاحب نصاب کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی رقم خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی جاری مرکزی بیت المال میں جمع کرے۔ از خود زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنا خلاف احکام شریعت ہے۔

حضرات! سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متبعین کی روحانی ترقی کیلئے الوصیت کے بابرکت نظام کا اعلان فرماتے ہوئے رسالہ الوصیت کے بالکل ابتدائی سطور میں ہی تحریر فرماتے ہیں: میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور اُن تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ (الوصیت/روحانی خزائن۔جلد 20۔صفحہ 301)

ان کلمات طیبہ سے صاف معلوم ہوتا ہے حضرت اقدسؑ نے نظامِ وصیت صرف ان لوگوں کے سامنے پیش فرمایا ہے جو اپنے آپ کو حضورؑ کے دوستوں میں شامل سمجھتے ہوں یا پھر کم از کم آپ کے پاک کلام سے فائدہ اٹھانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ اس لئے اگر کوئی دوست دونوں جہاں میں حضرت اقدس کی رفاقت کا متمنی ہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ الوصیت کے جنتی نظام میں بلا توقف شامل ہو اور اپنی صحیح آمدنی بتا کر شرح کے مطابق حصہ آمد اور حصہ جائیداد ادا کرتا رہے۔ کیوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں اپنے متبعین سے وابسطہ توقعات کا کچھ یوں اظہار فرماتے ہیں: ”جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔“ (الوصیت/روحانی خزائن۔جلد 20۔صفحہ 327)

اب چونکہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ ٹارگیٹ دیا ہے کہ کمانے احمدیوں میں سے کم از کم 50 فیصد احمدی اس آسمانی نظام یعنی الوصیت میں شامل ہوں!

اگر کسی احمدی کو الوصیت کے نظام میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی ہے تو اس کیلئے ہر ماہ آمدنی کے مطابق بشرح 1/16 چندہ دینا ضروری ہے۔ کیوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نادہندگان چندہ کے متعلق واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ ایسے شخص کا نام اپنے رجسٹر سے خارج کردیا جائے گا۔ (ماخوذ از مالی نظام)

ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (محمد 38) دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے بلایا جاتا ہے۔ بصورت دیگر خدا نے سخت تنبیہ فرمایا ہے کہ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۔ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ (محمد:39) کہ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح سستی کرنے والی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کے مطابق قرونِ اُولیٰ کی طرح مالی قربانی کے اعلیٰ معیار اور مثال قائم رکھنے اور نسلاً بعد نسلٍ رضاء باری کی راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ